افغان سپریم کونسل کے سربراہ ملا محمد ربانی اور اعلیٰ سطح وفد کی دارالعلوم تشریف آوری

مورخہ 31 جنوری کو سہ پہر 3 بجے تحریک طالبان افغانستان کے نمائندہ مقیم پشاور مولانا عبدالقدیر حقانی نے فون کیا کہ افغانستان کی سپریم کونسل کے سربراہ (صدر) جناب ملا محمد ربانی دورہ پاکستان پر آئے ہوئے ہیں۔ اور ایک گھنٹہ کے اندر تقریباً چار بجے عصر دارالعلوم حقانیہ پہنچنے والے ہیں۔ قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ملک سے باہر لیبا کے بیرونی سفر پر تھے۔ دیگر اساتذہ بھی ادھر ادھر جا چکے تھے۔ البتہ دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب' مولانا محمد ابراہیم خان اور مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب موقعہ پر موجود تھے۔ وقت کم ہونے کی بنا پر دارالعلوم سے باہر شہر میں بھی کسی کو اطلاع نہیں دی جا سکی۔ لیکن پھر بھی اس مختصر وقت میں کثیر تعداد میں افغان مہاجرین اور مقامی لوگ کافی تعداد میں پہنچ گئے۔ دارالعلوم کے طلباء نے انتہائی نظم و نسق کیساتھ معزز مہمان کا استقبال کیا دارالعلوم سے ایک فرلانگ تک طلباء سڑک کرایا لیا۔ جدید جدید صف بستہ معزز مہمان کے استقبال کیلئے قطار میں کھڑے ہو گئے۔ دارالحفظ والتجوید کے سہم اکسں ملوثواں کے نوجوانوں نے جلوس اور جلسہ کے ارد گرد تمام حفاظتی انتظامات سنبھال لئے تھے۔ مہمان مکرم جب پہنچ کر گاڑی سے اتر گئے تو استقبال میں کھڑے ہزاروں طلبہ اور عوام نے پرجوش انداز میں ان کا استقبال کیا اور تحریک طالبان زندہ باد' امیر المومنین زندہ باد' دل دل جان طالبان طالبان' نجات پاکستان طالبان طالبان کے نعروں کی گونج میں جامعہ مسجد لانے کیلئے لایا گیا۔ جامع مسجد میں باضابطہ استقبالیہ جلسے کا آغاز ہوا سٹیج سیکرٹری کے فرائض دارالعلوم کے استاد مولانا سید محمد یوسف شاہ ادا کر رہے تھے جلسے کا آغاز دارالعلوم حقانیہ کے دارالحفظ والتجوید کے نگران اعلیٰ مولانا قاری محمد سلیمان صاحب ہزاروی نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس موقع پر افغان سربراہ کے ہمراہ کئی وزرأ اور دیگر اہم افراد بھی موجود تھے جن میں اکثریت حقانی فضلاء کے وزراء کی تھی جن میں مولانا یار محمد رحیمی وزیر مخابرات' مولانا احمد اللہ حقانی وزیر فوائد عامہ مولانا عبدالرقیب حقانی وزیر شہداء و مہاجرین' مولانا محمد مسلم حقانی معاون نائب وزیر حج و اوقاف مولانا عبدالحکیم منیب نائب وزیر سرحدات' مولانا سید محمد حقانی سفیر امارت اسلامی اسلام آباد' مولانا عبدالقدیر حقانی

نمائندہ صوبہ سرحد' مولوی فضل محمد فیضان نائب وزیر تجارت مولانا نجیب اللہ قونصلر جنرل مقیم پاکستان انکے ہمراہ تھے۔

آغاز میں دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب حقانی نے استقبالیہ کلمات فرماتے ہوئے کہاکہ آج دارالعلوم حقانیہ کے لئے انتہائی خوش قسمتی ہے کہ روئے زمین پر موجود ایک حقیقی اسلامی نظام نافذ کرنے والی حکمران جماعت کے سربراہ حضرت مولانا محمد ربانی صاحب اور انکے رفقاء کابینہ کے وزراء اپنے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے ہیں ہم دل کی گہرائیوں سے انکا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ان کو خوش آمدید کہتے ہیں دارالعلوم حقانیہ کا کردار جہاد افغانستان اور تحریک طالبان میں کسی سے پوشیدہ نہیں ان اکابرین کو بخوبی معلوم ہے کہ دارالعلوم حقانیہ ایک مدرسہ نہیں بلکہ ایک تحریک کا نام ہے۔ دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں جب جہاد شروع ہو گیا تو انکی یہ خواہش اور تمنا تھی کہ کاش میں جہاد کے صف اول میں کھڑا ہوتا۔ میں علماء و طلباء)

تحریک طالبان میں الحمد للہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک بہت بڑا حصہ ہے آب بھی صف اول میں دارالعلوم حقانیہ کے ۹۰ فی صد علماء' فضلاء موجو ہیں۔ آج ہمیں افغانستان میں شرعی نظام کے نفاذ پر فخر ہے' افغانستان آج پوری دنیا میں امن کا گہوارہ ہے۔ موجودہ حالات میں تمام عالم کفر طالبان کے خلاف متحد ہو چکا ہے۔ لیکن یہ ہمارا ایمان ہے کہ ان شاء اللہ یہ لوگ طالبان تحریک کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں اور ان شاء اللہ اس تحریک کو روز افزوں استحکام نصیب ہو گا کسی کی پروا کئے بغیر آپ اپنے موقف پر ڈٹے رہیں۔ ہم آپ لوگوں کے شانہ بشانہ رہیں گے اور ہم نے ہمیشہ امیر المومنین کے حکم پر لبیک کہا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ حضرت مہتمم صاحب مولانا سمیع الحق بیرون ملک سفر کی وجہ سے موجود نہیں انہیں آپ کا استقبال کرتے ہوئے بے حد مسرت ہوتی کیونکہ وہ ہر ہر محاذ پر پاکستان میں طالبان کے پشتیبان ہیں۔ میں انکی طرف سے اور دارالعلوم کے تمام اساتذہ و عملہ اور انتظامیہ کی طرف سے آپکا خیر مقدم کرتا ہوں۔ اور آپکو خوش آمدید کہتا ہوں۔

افغانستان کے سپریم کونسل کے سربراہ ملا محمد ربانی نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کی جامع مسجد میں آپ سے ملاقات کا موقع ملا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے نظام کو اللہ تعالیٰ ایسا چلارہا ہے کہ شر اور فساد کو اہل ایمان کے ذریعے دفع کر رہا ہے اسلئے اگر ہم یہ کام یہ نہ کریں تو پھر کفر گھر گھر تک پہنچ جائیگا۔ اور سارا عالم شر و فساد سے بھر جائیگا۔ اور اگر اسی مقابلہ کی صورت نہ ہوتی تو پھر اسلام کیسے دنیا میں پھیلتا۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے دنیا سے فتنہ و فساد کے خاتمہ کیلئے مسلمانوں پر جہاد فرض کیا تاکہ ظلم و جبر کا راستہ روکا جاسکے۔

انہوں نے کہا کہ افغانستان پر روسی تسلط کے بعد جب افغان عوام روس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تو دنیا بھر کے مسلمانوں نے افغانستان کے جہاد میں حصہ لیا اور بیش بہا قربانیوں کے نتیجہ میں روس کا تسلط ختم ہوا جس کے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں کو امید تھی کہ افغانستان اب دنیا کے مسلمانوں کا مرکز ہوگا۔ لیکن افسوس کہ افغانستان میں داخلی جنگوں اور فساد کا نیا سلسلہ شروع کرایا گیا۔ جگہ جگہ پر پھاٹک لگے ہوئے تھے ظلم و عدوان کا بازار اگرم تھا اور ہر شخص اور گروہ الگ الگ حکومت کر رہا تھا۔

اسی نقشہ کو دیکھ کر مجبوراً علماء اور طلباء اور دیندار مسلمانوں کا ایک گروہ میدان میں اتر آیا اور بالاخر افغان مسلمانوں کو کامیابی نصیب ہوئی۔ کفار نے یہ منصوبہ بنایا تھا کہ افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے کردینگے۔ اور کھنڈرات میں تبدیل کردیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس منصوبے کو خاک میں ملادیا۔ اور اب الحمد للہ سو فیصد اسلامی نظام افغانستان میں نافذ ہے اور امن و امان قائم ہے۔

یہ دراصل دشمنانِ اسلام کی گھناؤنی سازش تھی جسکے ذریعہ وہ اسلام کو بدنام اور افغانستان کو تقسیم کرنا چاہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ دارالحکومت کابل سمیت افغانستان کے تمام بڑے شہر کھنڈر بن چکے تھے۔ طالبان کی تحریک کے نتیجے میں آج افغانستان کا ۹۵ فیصد رقبہ آزاد ہے وہاں اسلامی نظام اور امن و امان قائم ہے اور افغانستان کو تقسیم کرنے کی سازشیں اپنی موت آپ مرچکی ہیں۔ ہم نے جہاد کا عزم کر رکھا ہے اور اس راہ میں اپنی جان و مال سمیت کسی قربانی سے دریغ نہیں کرینگے۔ اور کفار کے خلاف جہاد کے اس عمل کو جاری رکھیں گے۔

انہوں نے کہا کہ آپ حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ آج دنیا بھر کی اسلام دشمن قوتیں افغانستان کی اسلامی حکومت ۔کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں آج افغانستان پر پابندیاں لگائی گئی ہیں لیکن ہمیں ان دنیاوی پابندیوں کی کوئی پرواہ نہیں نہ ہی ان پابندیوں کے نتیجہ میں افغانستان کو کسی بڑی مشکل کا سامنا کرنا پڑا۔وہاں کوئی بھوک سے نہیں مرا۔ہمیں دنیا سے کچھ نہیں لینا ہے ہمیں صرف اللہ کی خوشنودی چاہیے۔اللہ تعالیٰ ہمیں ان مشکلات سے نجات دے گا۔رازق اللہ ہے کوئی انسان یاملک نہیں۔پابندیاں لگانے والے افغانستان کو سرنگون کرنا چاہتے ہیں۔

لیکن ہم کسی دنیاوی طاقت کے سامنے گھٹنے نہیں ٹیکیں گے اگر ہم ایک پابندی کے سامنے جھکے تو پھر یہ لوگ ہم پر دوسری پابندیاں لگائیں گے۔ہم پابندیاں تو برداشت کر سکتے ہیں لیکن اسلام اور اسلام کے اصولوں پر سمجھوتہ ہرگز نہیں کرینگے۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس نے تقویٰ اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ من حیث لا یحتسب رزق دے گا رزق وہی ہوتا ہے جس سے انسان کا پیٹ بھر جائے۔اللہ تعالیٰ نے افغانستان پر دوسرے راستے کھول دیئے۔پابندیوں سے پہلے جو مشکلات تھیں ان پابندیوں سے مشکلات میں اضافہ نہیں ہوا۔انہوں نے دنیا بھر کے علماء اور مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اسلام کی سربلندی کیلئے جدوجہد کرنے والوں کی فتح ونصرت کیلئے دعا کریں کیونکہ دنیا میں کہیں بھی مسلمانوں کی کامیابی دنیا بھر کے مسلمانوں کی کامیابی ہے اور اگر خدانخواستہ کہیں دنیا میں کسی جگہ مسلمان تکلیف میں ہے۔تو وہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مشترکہ غم ہے۔

آج یہ ظالم چیچنیا کے مسلمانوں کو کیسے دربدر کر رہے ہیں کیسے مظالم ان پر ڈھا رہے ہیں لیکن انسانی حقوق کے علمبردار خاموش بیٹھے ہیں انکا معیار مسلمانوں کے بارہ میں دوہرا ہے۔لیکن الحمدللہ مجاہدین کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں کشمیر کے مجاہدین کو آپ دیکھیں۔ہندوستان کی جانب سے کیسے کیسے مظالم ہو رہے ہیں مگر یہ کفار کشمیری مجاہدین کے بارے میں خاموش ہیں اپنے لئے قانون جمہوریت کی بھی اجازت نہیں دیتے کیونکہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے اور یہ جمہوریت ان کو قبول نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم نے ریفرنڈم یا آزادانہ انتخابات کی اجازت دی تو مسلمان جیت جائیں گے۔مشرقی تیمور میں جب وہ سمجھتے تھے کہ عیسائیوں کی اکثریت ہے تو وہاں